حافظ علامہ ابن عبد البرؒ اور ان کی خدمات کا علمی جائزہ

A Research Overview of the Contributions of Hafiz Allama Ibn Abdul Bar

حافظ ظفر حسین[i] عباد الرحمان[ii]

Abstract

There have been many competent scholars in Islamic history, who left no stone unturned in serving and preaching Islam. They were well versed in every branch of knowledge, such as tafseer, Hadith, Islamic Jurisprudence, Ilm-al-Kalam, Tasawwaf, Seerah and Maghazi etc. By using their pen and skills they fought against all opposite sects of their time and proved(over all the sects) that they will never bear a single blot (dot) on the transparency of Islam , because Islam is an imperishable religion.Similarly many scholars and writers have worked on the remarkable (lives) of such scholars , to the best of their ability. This can be rightly said that those great scholars are alive among the existing scholars. Their gratitude and dignity is a torch and guide for the coming generations.Allama ibne Abdul Bar is one of those great scholars. He started his education in very early age from highly competent teachers and produce numerous students. A great number of scholars have always acknowledged his greatness. He wrote many books. The given article deals with the analysis of his life, contributions and writings.

تعارف

تاریخ اسلامی میں بہت سے نامور علماء گزرے ہیں جنہوں نے اپنے دور میں دین اسلام کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور علم کے ہر میدان میں چاہے وہ فن تفسیر کا شعبہ ہو، حدیث کا ہو یا فقہ، علم کلام یا تصوف کا میدان ہو وہ ہر فن کے شہسوار اور ہر فن میں مکمل مہارت رکھنے والے تھے۔ اور

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی، پشاور

انہوں نے اپنے قلم اور فن سے اس دور کے بڑے بڑے فتنوں کا مقابلہ کیا اور اس وقت کے باطل فرقوں پر ثابت کیا کہ اسلام نہ مٹنے والا دین ہے اور نہ اس کو کوئی مٹا سکتا ہے۔ ایسے ہی علماء کی شاندار زندگیوں پر بہت سے اہل قلم اور اہل علم نے اپنی وسعت کے مطابق کام کیا اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان مصنفین حضرات نے اپنے قلم کی تحریر کے ذریعے ایسی عظیم شخصیات کو لوگوں کے ذہنوں میں زندہ رکھا اور ان کی عظمت اور شان کو آنے والی نسلوں تک برقرار رکھا یہی وجہ ہے کہ آج بھی جب لوگ ان کا نام لیتے ہیں تو بڑے احترام اور ادب کے ساتھ لیتے ہیں انہی عظیم شخصیتوں میں ایک شخصیت حافظ علامہ ابن عبد البرؒ کی ہے۔ اس مضمون میں ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ علامہ موصوف کی شخصیت کے ہر پہلو کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔

نام ونسب

علامہ ابن عبد البرؒ کا پورا نام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری الاندلسی القرطبی المالکی تھا[1]۔

تاریخ پیدائش

آپ کی پیدائش ۲۵ ربیع الثانی ۳۶۸ھ کو بمطابق ۳۰ نومبر ۹۷۸ء کو قرطبہ میں ہوئی تھی[2]۔
آپ کی ولادت کے مہینے کے بارے میں علامہ ذہبیؒ نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی پیدائش جمادی الاولی کے مہینے میں ہوئی تھی[3]۔

طلب علم

> قال الذھبی طلب ابن عبدالبر العلم بعد عام تسعین و ثلاثه مائه (۳۹۰ھ) "امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن عبد البرؒ نے ۳۹۰ھ میں طلب علم شروع کیا یعنی علم حاصل کرنا شروع کیا[4]۔"

اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ آپ نے متعدد اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور ہر فن میں کمال حاصل کیا جس کی بنا پر وقت کے امام کہلائے۔

اساتذہ کرام

علامہ ابن عبد البرؒ نے متعدد معتمد اور متبحر اساتذ کرام سے علم کی پیاس بجھائی جن میں مشہور اساتذہ کرام یہ ہیں:

ابو عمر المکوی ابو الولید الفرضیؒ سعید بن نصرؒ

عبد الوارث بن سفیانؒ	احمد بن قاسم البزازؒ	ابو محمد بن اسدؒ
خلف بن سہلؒ	ابن عبد المومنؒ	عبد الرحمان بن یحیؒ
سعید بن القزازؒ	ابوزکریا الاشعریؒ	ابو القاسم بن ابی جعفرؒ
ابن الجسورؒ	خلف بن قاسمؒ	ابو عمر احمد بن الجسورؒ
یحییٰ بن وجہ الجنۃؒ	احمد بن فتح الرسانؒ	حسین بن یعقوب البخاتیؒ

محمد بن عبد الملک بن صیفونؒ

علامہ ابن عبد البر کے تلامذہ

علامہ ابن عبد البرؒ کے علم سے فیض یاب ہونے والے تلامذہ تو بہت زیادہ ہیں کہ جن کو شمار کرنا لا محالہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے لیکن پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خاص کمال اور خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ لوگوں کے دل و دماغ میں زندہ رہتے ہیں اور کبھی نہیں بھلائے جاسکتے ایسے ہی چند نام علامہ موصوف کے شاگردوں کے بھی ہیں جو علامہ صاحب کے تلامذہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں جن کے نام یہاں پر ذکر کیے جاتے ہیں۔

ابو العباس الدالائیؒ	ابو محمد بن ابی قحافہؒ	ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزمؒ
ابو عبد اللہ الحمیدیؒ	ظاہر بن مفرزؒ	ابو الحسن بن النقورؒ
ابو علی الغسانیؒ	ابو بحر سفیان العاصؒ	محمد بن فتوح انصاریؒ

ابو داود سلیمان بن ابی القاسم المقریؒ[5]۔

علامہ ابن عبد البرؒ کے بارے میں علماء کرام کی آراء:

قال ابو علی الغسانی: لم یکن ببلدنا فی الحدیث مثل قاسم بن محمد و احمد بن خالدالحباب ولم یکن ابن عبدالبر بدونهما ولا متخلفا[6].

"ابو علی غسانیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شہر میں قاسم بن محمد اور احمد بن خالد الحباب سے زیادہ کوئی حدیث کو جاننے اور سمجھنے والا نہیں تھا اور ابن عبد البر بھی حدیث کو سمجھنے میں ان دونوں سے پیچھے نہیں تھے۔"

قال ابن بشکوال فی کتا ب الصلة:ابن عبدالبر امام عصره و واحد دهره[7].

"ابن بشکوالؒ کتاب الصلۃ میں فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر زمانے کے امام اور اپنے وقت میں یکتا تھے۔"

قال ابوالولید الباجی: لم یکن بالاندلس مثل ابی عمر بن عبدالبر فی الحدیث و هو احفظ اهل العرب[8].

"ابو الولید الباجیؒ فرماتے ہیں کہ اندلس میں ابی عمر بن عبد البرؒ کی طرح کوئی بھی حدیث کو جاننے والا نہیں تھا وہ حافظے کے اعتبار سے اہل عرب میں سب سے بڑھ کر تھے۔"

ونقل القاضی عیاض قول ابی علی الجیانی: ابن عبد البرؒ کو علم اثر میں سبقت، فقہ میں بصیرت اور حدیث کے معانی اور علم نسب اور خبر میں کثیر علم حاصل تھا[9]۔

قال ابن فرحون فی الدیباج المذهب: ابن عبدالبر شیخ علماء الاندلس و کبیر محدیثها و احفظ من کان فیها[10].

ابن عبد البرؒ کے بارے میں ابن فرحونؒ الدیباج المذھب نامی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر اندلس کے علماء کے شیخ اور اندلس کے بڑے محدثین میں سے تھے اور اس کے رہنے والوں میں سب سے بڑھ کر حافظے والے تھے۔

قال فتح بن خاقان" فی مطمع الانفس: ابو عمر بن عبد البر اندلس کے امام اور اس کے بڑے علماء میں سے تھے[11]۔

قال ابن العماد فی شذرات الذهب: لیس لاهل المغرب احفظ منه مع الثقة والدین و النزاهة و التبحر فی الفقه و العربیة والاخبار[12].

ابن العمادؒ شذرات الذھب میں فرماتے ہیں کہ اہل مغرب میں آپ (ابن عبد البرؒ) جیسا حافظے والا ساتھ اس کے ثقہ، دیندار، پاکدامن اور فقہ، عربی لغت اور اخبار میں کمال رکھتے تھے اور اس کے ہر گوشے سے واقف تھے۔

قال ابن خلکان: ابوعمر امام عصره فی الحدیث و الاثر[13]. ابن خلکانؒ فرماتے ہیں کہ ابو عمر فن حدیث اور اثر میں اپنے زمانے کے امام تھے۔

قال ابن حزم: لا اعلم فی فقه الحدیث مثله فکیف باحسن منه[14].

ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ میں حدیث کے مطالب اور معانی کو سمجھنے میں ابن عبد البرؒ کے مثل کوئی نہیں جانتا تو ان سے بہتر کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔

امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں کہ ابن عبد البرؒ میرے نزدیک امام، ثقہ، متقی، علم میں مکمل کمال رکھنے والا، سنت کا متبع عالم تھا۔ پہلے شافعی تھا پھر مالکی بن گئے لیکن فقہ شافعیہ کی طرف بہت زیادہ مائل تھے۔

مزید یہ بھی لکھتے ہیں کہ جس نے بھی علامہ موصوف کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہو تو اس کو علامہ صاحب کی پختگی علم، سمجھنے کی صلاحیت اور ذہن کی تیزی کا اندازہ ہو چکا ہو گا[15]۔

قال شیخنا ابو عبداللہ بن ابی الفتح : کان ابو عمراعلم من بالاندلس فی السنن و الاثار و اختلاف علما، الامصار[16].

"علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں سیر اعلام النبلاء میں کہ ہمارے استاد ابو عبد اللہ بن ابی الفتحؒ فرماتے کہ ابو عمر سے زیادہ اندلس میں سنن اور آثار اور اختلاف علمأ کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔"

علامہ ابن عبد البرؒ کی سند سے مروی روایات

اخبرنا ابوالحسین علی بن محمد الحافظ اخبرنا علی بن ھبة اللہ الخطیب اخبرنا ابوالقاسم الرعینی اخبرنا ابوالحسن بن ھذیل اخبرنا ابوداود بن نجاح قال: اخبرنا ابوعمر بن عبدالبر ، اخبرنا سعید بن نصر ، حدثنا قاسم بن اصبغ، حدثنا محمد بن وضاح ، حدثنا یحیی بن یحیی، حدثنا مالک ، عن یحیی بن سعید اخبرنی عبادة بن الولید بن عبادة ، عن ابی عن جده قال؛ بایعنا رسول اللہ علی السمع و الطاعة فی الیسر و العسر و المنشط والمکره و ان لا ننازع الامر اھله وان نقول او نقوم بالحق حیثما کنا.

یہ روایت امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح البخاری میں کتاب الفتن میں باب قول النبی سترون بعدی امورا تنکروھا اور باب کیف یبایع الامام الناس میں ذکر کی ہے۔ اگرچہ الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ مذکور ہے لیکن معنی اور مفہوم دونوں ایک جیسا ہے۔

اس حدیث میں عبادہ بن صامتؓ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی راحت اور تنگدستی میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور اس بات پر کہ اگر کوئی کسی عہدے کا اہل ہو تو اس پر جھگڑا نہ کریں اور ہم کہے یا راوی کو شک ہے کہ اس نے کہا کہ ہم کھڑے ہو حق کے ساتھ جہاں پر بھی ہم ہو۔

یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ ذکر کی ہے لیکن یہ روایت سیر اعلام النبلا میں علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی سند سے بھی بیان کی ہے تو یہ بھی علامہ صاحب کی عظمت شان اور ضبط حدیث اور تقوی پر دلالت کرتی ہے۔

عن ابی الفتح بن البطی عن محمد بن ابی نصر الحافظ عن عبدالبر، حدثنا محمدبن عبدالملک، حدثنا ابو سعید بن الاعرابی، حدثنا ابراھیم العبسی، عن وکیع، عن

الاعمش قال: حدثنا ابوالخالد الوالبی قال: کنا نجالس اصحاب النبی فیتناشدون الاشعار، ویتذاکرون ایام الجاھلیة[17].

اس روایت کو امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد صلاۃ الصبح میں ذکر کی ہے۔ اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں ذکر کی ہے۔ ابو الخالد الوالبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور اشعار پڑھتے اور جاہلیت کے زمانے کا تذکرہ کرتے تھے۔

جلاوطنی

و داب فی طلب الحدیث وافتن به و برع براعة فاق بها، من تقدمه من رجال الاندلس وکان مع تقدمه فی علم الاثر و بصره بالفقه والمعانی له بسطة کبیرة فی علم النسب و الاخبار جلا عن وطنه، فکان فی المغرب مدة ثم تحول الی شرق الاندلس ، فسکن دانیة، بلنسیة و ساطبة[18].

"اور آپ جان فشانی سے طلب حدیث میں لگے رہے اور اسی لگن کی وجہ سے آزمائش میں ڈالے گئے اور علامہ ابن عبد البرؒ ایسے کامیاب ہوئے کہ اس نے اس کو سب سے ممتاز کر دیا اور اندلس والوں پر اس کو مقدم کر دیا۔ علم اثر میں تقدم اور فقہ میں بصیرت کے ساتھ ساتھ علم نسب اور اخبار میں وسیع علم رکھتے تھے۔ تو اسی جان فشانی اور لگن کی وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے اور آخر کار انہی حاسدوں نے آپ کو جلا وطن کرایا اور آپ ملک بدر کر دیئے گئے۔ وہ کچھ مدت تک مغربی علاقے میں رہے پھر اندلس کے مشرق کی طرف منتقل ہوئے پس یہاں پر بلنسیہ اور شاطبہ میں رہائش اختیار کی[19]۔"

اہم تصنیفات

الکافی فی مذہب المالک	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	جامع بیان العلم وفضلہ
کتاب الاکتفاء	بھجة المجالس	التقصی
کتاب الانقاء	البیان	اجوبہ المرعبہ
کتاب الکنی	کتاب المغازی	کتاب الفصل والامم
کتاب الشواھد فی ابنات خبر الواحد	الاستذکار فی مذاھب علماء الامصار	الدرر فی اختصار المغازی والسیر[20]۔

عہدہ قضاء

و ذکر غیر واحد ان ابا عمر ولی قضاء اشبونۃو شنترین مدۃ فی خلافۃ مظفر بن الافطس[21].

ان کے بارے میں یہ معلومات بھی ملتی ہیں کہ آپ کو خلیفہ مظفر بن الافطس کے دور خلافت میں اشبونہ اور شنترین کے قاضی کا عہدہ دیا گیا جسے آپ نے بہت ہی حسن اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیا۔

اشبونۃ

اشبونہ مدینۃ بالاندلس ایضا یقال لھا لشبونہ وھی متصلۃ بشنترین قریبۃ من البحر المحیط یوجد علی ساحلھا العنبرالفائق.قال ابن حوقل ھی علی مصب نھر شنترین الی البحر قال: ومن فم النھر وھوالمعدن الی اشبونہ الی شنترین یومان وینسب الیھا جماعۃ منھم، ابو اسحاق ابراھیم بن ھارون بن خلف بن عبدالکریم بن سعید المصموری من البر بر و یعرف بالذاھد الاشبونی، سمع محمد بن عبدالملک بن ایمن و قاسم بن اصبغ و غیرھما، و کان ضابطا لما کتب ثقۃ، توفی سنۃ 360ھ[22].

"اشبونہ اندلس کا ایک شہر ہے اور اس کو لشبونہ بھی کہا جاتا ہے اور شنترین کے ساتھ ملا ہوا ہے جو بحر محیط کے ساتھ قریب ہے اور اس کے ساحل پر عمدہ قسم کی عنبر ملتی ہے۔(عنبر ایک ٹھوس مادہ ہے جو باریک پیسنے کے بعد چمکتا ہے یا آگ پر ڈالنے سے خوشبو نکلتی ہے سمندری جانور کے پیٹ سے بطور فضلہ خارج ہوتا ہے اور یہ ایک سمندری مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے جو ہوتی تو مچھلی ہے لیکن سانپ کی طرح دکھائی دیتی ہے[23]) ابن حوقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اشبونہ سے شنترہ کی طرف مسافت دو دنوں کی ہے اور اشبونہ کی طرف کئی لوگ منسوب ہیں جن میں سے ایک ابو اسحاق ابراہیم بن ہارون بن خلف بن عبد الکریم بن عبد الملک بن ایمن و قاسم بن اصبغ اور دوسرے اور بھی علمأ کرام منسوب ہیں اور یہ جو لکھتے تو وہ اس کو یاد ہو جاتا اور یہ ثقہ تھے اور ۳۶۰ھ میں اس کی وفات ہوئی۔"

اشبونۃ کہنے والے ابن خلکانؒ ہیں اور اشبونۃ کو لشبونہ بھی کہا جاتا ہے آج کل یہ پرتگال کا دارالخلافہ ہے[24]۔

شنترین

شنترین مرکبۃ من کلمتان من کلمۃ شنت و کلمۃ رین و رین بکسر الرا و یا مثناۃ من تحت و نون مدینۃ متصلۃ الاعمال باعمال باجۃ فی غربی الاندلس ثم غربی قرطبۃ و علی نھر تاجہ قریب من الضبابہ فی البحر المحیط وھی حصینۃ بینھا و بین قرطبۃ خمسۃ عشر یوما وبینھا و بین باجۃ اربعۃ ایام وھی الان للافرنج ملکت فی سنۃ 543ھ[25].

"شنترین دو کلموں شنت اور رین سے مرکب ہے اور رین را کے کسرے کے ساتھ اور یا' جس کے نیچے دو نقطے ہو اور نون کے ساتھ یہ باجہ کے حدود کے ساتھ ملا ہوا ایک مغربی شہر ہے اندلس کا اور یہ پھر قرطبہ کا بھی مغربی شہر بنتا ہے اور یہ بحر محیط میں تاجہ نہر کے ضبابہ نامی شہر کے قریب ہے اور شنترین اور قرطبہ کے درمیان ۱۵ دنوں کی مسافت ہے اور باجہ اور شنترین کے درمیان چار دنوں کی مسافت ہے اور آج کل یہ فرنگیوں کے زیر سلطنت اور اس پر انہوں نے ۵۴۳ھ میں قبضہ کیا تھا۔"

تاریخ وفات

علامہ ابن عبدالبرؒ ۲۰ ربیع الثانی ۴۶۳ھ / ۲۵ جنوری ۱۰۷۱ء کو ۹۵ سال اور پانچ دن کی عمر میں اس جہانِ فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گئے اور بہت سے دلوں کو غمزدہ اور افسردہ چھوڑ گئے[26]۔

نتائج

اسلامی تاریخ ایسے لا تعداد علمائے دین سے بھری پڑی ہے جنھوں نے اپنی زندگیاں اشاعت دین کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ علامہ ابن عبدالبرؒ ہمہ جہت شخصیت ہیں جنہوں نے شعبہ دین کے ہر فن میں خدمات سرانجام دیں۔ اکابرین کی خدمات نوجوان نسل میں دینی ولولہ اور جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہی رکھنی چاہیے۔

حواشی وحوالہ جات

1 الامام الہمام الحافظ شمس الدین ابی عبداللہ الذہبی المتوفی، ۷۴۸ھ-۱۳۴۷ء، تذکرۃ الحفاظ ۳: ۳۰۶، مکتبہ مجلس دائرۃ النظامیہ ھند حیدرآباد دکن، طبع اولی، ۱۳۳۴ھ ---- بدالحی بن احمد بن محمد بن العماد العکری الحنبلی ابوالفلاح، شذرات الذھب ۳: ۳۱۴، مکتبہ دارابن کثیر، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء ---- علامہ ابن عبدالبر القرطبی المالکی، فتح المالک بترتیب التمہید ۱: ۵، دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت، ۱۹۹۸ء ---- الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی، ۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء، سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۱۵۳، مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ شارع سوریا بنایۃ حمدی و صالحۃ، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۶ھ /۱۹۸۶ء، علامہ ابن عبدالبر القرطبی المالکی، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید ۱: ۱۰، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۹۹۹ء

2 شذرات الذھب ۳: ۳۱۴ ---- تذکرۃ الحفاظ ۳: ۳۰۶ ---- التمہید لما فی الموط من المعانی والاسانید ۱: ۱۰، فتح المالک بترتیب التمہید ۱: ۵ ---- سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۱۵۳

3 سیر اعلام النبلاء۱۸ : ۱۵۴

4 سیر اعلام النبلاء۱۸ : ۱۵۳---شذرات الذھب۳ : ۳۱۴- ۳۱۵

5 فتح المالک بترتیب التمہید ا :۶---تذکرۃ الحفاظ ۳ :۳۰۶

6 فتح المالک بترتیب التمہید ا :۶---تذکرۃ الحفاظ ۳ :۳۰۶

7 فتح المالک بترتیب التمہید ا :۶---تذکرۃ الحفاظ ۳ :۳۰۶

8 فتح المالک بترتیب التمہید ا :۶---تذکرۃ الحفاظ ۳ :۳۰۶

9 فتح المالک بترتیب التمہید ا :۶

10 فتح المالک بترتیب التمہید ا: ۶

11 تذکرہ الحفاظ۳ : ۳۰۶

12 تذکرۃ الحفاظ۳: ۳۰۶---شذرات الذھب۳ :۳۱۵

13 تذکرۃ الحفاظ۳: ۳۰۶

14 تذکرۃ الحفاظ۳: ۳۰۶

15 شذرات الذھب۳ :۳۱۵---سیر اعلام النبلاء۱۸: ۱۵۷

16 سیر اعلام النبلا۱۸: ۱۶۰

17 سیر اعلام النبلا۱۸: ۱۶۱-۱۶۳---الصحیح البخاری ۲ : ۱۰۴۵--- صحیح مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد صلاۃ الصبح، رقم الحدیث ۶۷۰، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ۱۹۳۱ء

18 شذرات الذھب۳ :۳۱۵

19 سیر اعلام النبلاءحاشیہ نمبر۳،۱۶۳: ۱۵۶

20 تذکرۃ الحفاظ۳: ۳۰۶، فتح المالک بترتیب التمہید علی الموطاالامام مالک ا: ۷---علامہ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی، تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ بدایہ والنہایہ ۱۲ :۱۵۰

21 شذرات الذھب۳ :۳۱۶

22 الشیخ الامام شہاب الدین ابی عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی الرومی البغدادی ، معجم البلدان ، دار صادر، بیروت، ۱۹۹۵ء

23 مولاناوحید الزمان قاسمی کیرانوی، القاموس الوحید، ص: ۱۱۳۰، ادارہ اسلامیات لاہور کراچی، (س-ن)

24 سیر اعلام النبلاء، حاشیہ ۱۸،۵ : ۱۵۶ --- معجم البلدان ا: ۱۹۵

25 معجم البلدان، باب الشین والنون ومایلیھما۳ : ۳۶۷

26 تذکرۃ الحفاظ ۳ :۳۰۸---فتح المالک بترتیب التمہید ا :۷---الدرر فی اختصار المغازی والسیر ا :۷